# 6 ملکی و بیرونی قرضہ

## 6.1 عمومی جائزہ[1]

مالی سال13ء کے دوران پاکستان کا سرکاری قرضہ ملک کے معاشی استحکام کے لیے بدستور خطرات کا باعث بنا رہا۔ دوران سال بیرون ملک سے آنے والی رقوم مزید کم ہوئیں تو ملکی قرضہ تشویشناک رفتار سے بڑھتا گیا (**شکل 6.1**)۔ مزید یہ کہ قرض کی واپسی کے بڑھتے ہوئے بوجھ کی بنا پر قرض کی پائیداری کے مسائل سنگین تر ہو گئے۔[2] مالی سال13ء کے دوران ایک فیصدی درجے کی کمی کے باوجود پاکستان کا سرکاری قرضہ ابھی تک جی ڈی پی کا63.3 فیصد ہے جو مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ2005ء کے تحت60 فیصد کی بالائی حد سے زیادہ ہے۔[3] علاوہ ازیں حکومت مرکزی بینک سے خالص بنیادوں پر صفر سہ ماہی قرض گیری کا وعدہ پورا نہ کر سکی جو ایس بی پی ایکٹ (جس میں مارچ 2012ء میں ترمیم کی گئی) کی رو سے لازم ہے۔

**شکل 6.1: سرکاری قرضے میں سالانہ تبدیلی**

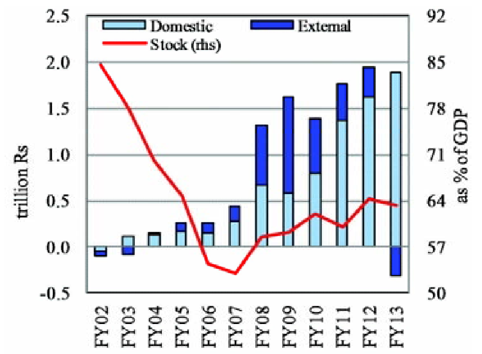


Source: State Bank of Pakistan

پاکستان کے بیرونی قرضے میں313 ارب روپے کی کمی کے باوجود ملک کے قرضے کے تحرکات میں بہتری نہ آسکی۔ پچھلے کئی برسوں کے دوران بیرونی وسائل میں کمی کے ساتھ آئی ایم ایف کو قرض کی واپسی اور ین کی قدر کا گرنا مالی سال13ء کے دوران بیرونی قرضے میں کمی کا سبب ہیں۔[4] دوسری جانب ملکی قرضے میں 19 کھرب روپے (24.6 فیصد سال بسال نمو) کا نمایاں اضافہ ہوا جس نے سرکاری قرضے کے اسٹاک کو آخر جون2013ء تک145 کھرب روپے تک پہنچا دیا (**جدول 6.1**)۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بڑھتا ہوا ملکی قرضہ (جواب پورے سرکاری قرضے کے دو تہائی کے قریب ہے جبکہ گذشتہ برس59 فیصد تھا)[5] پاکستان کی مالیاتی اور قرضے کے امور کے لیے خاصے خطرات رکھتا ہے۔ دو اہم ترین معاملات یہ ہیں:

(1) **قرضے کی واپسی کے بوجھ میں اضافہ:** ملکی مالکاری پر بہت زیادہ انحصار سے ملک پر قرضے کا بھاری بوجھ پڑا ہے کیونکہ گذشتہ کئی برسوں کے دوران مجموعی سودی ادائیگیاں ٹیکس محاصل (صوبائی حصے کو منہا کر کے) اور ترقیاتی اخراجات دونوں سے تجاوز کر چکی ہیں۔[6,7] **نتیجتاً** پاکستان کا محاصل کا خسارہ مالی سال13ء کے دوران میں مزید بڑھا جس سے

---

1 یہ تجزیہ اسٹیٹ بینک کی سرکاری قرضے کی تعریف پر مبنی ہے جو وزارت خزانہ سے مختلف ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے اعداد و شمار سے متعلق تشریحی نوٹس 5 (ب) ضمیمہ الف۔

2 مالی سال13ء کے دوران مجموعی واپسی قرض بڑھ کر جی ڈی پی کے 6.7 فیصد تک ہو گئی جبکہ گذشتہ سال6.3 فیصد تھی۔ آخر جون2013ء میں بیرونی واپسی قرض اور زر مبادلہ کی آمدنی کا تناسب بگڑ کر12.0 فیصد ہو گیا جبکہ ایک سال پہلے 9 فیصد تھا۔ سودی ادائیگیوں اور ٹیکس محاصل (صوبائی حصہ منہا کر کے) کا تناسب جو مس12ء میں103.9 فیصد تھا بگڑ کر118.9 فیصد ہو گیا۔

3 مالیاتی نظم و ضبط کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے مس05ء میں ایف آر ڈی ایل ایکٹ کے نفاذ کے ذریعے 'اصول پر مبنی' مالیاتی پالیسی موقف اختیار کیا جس کی رو سے مس13ء کے آخر تک حکومتی قرضے کے جی ڈی پی کے 60 فیصد تک ہونے کی حد عائد کی گئی۔

4 یہ فائدہ مس13ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں ین کی قیمت میں19.8 فیصد کمی کی وجہ سے ہوا۔

5 ملکی قرضے میں مس13ء کے دوران تمام اضافے کا نصف سے زیادہ قلیل مدت رواں قرضے کی وجہ سے ہوا جس سے پاکستان کے مجموعی سرکاری قرضے کا خاکۂ عرصیت مزید کم ہو گیا۔

6 حکومت کی سودی ادائیگیوں کا90 فیصد سے بھی زیادہ ملکی قرضے پر ہونے والی ادائیگیوں پر مشتمل ہے۔

7 اگرچہ مس13ء کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں اضافے کی رفتار سست ہوئی تاہم اس کا سبب مس12ء کے دوران (قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر عارضی پابندی کے بعد) اسپیشل سیونگز اکاؤنٹس پر سودی ادائیگیوں کا بڑھ جانا تھا۔ یہ یکبارگی ادائیگی نہ ہونے سے مس13ء میں سودی ادائیگیوں میں پست تر نمو ہوئی۔

**جدول6.1: پاکستان کے قرضہ جات وواجبات کا خلاصہ**

| | ارب روپے | | | | فیصد جی ڈی پی | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | **مس11ء** | **مس12ء** | **مس13ء** | | **مس11ء** | **مس12ء** | **مس13ء** |
| مجموعی قرضہ جات وواجبات | 12,530 | 14,553 | 16,228 | | 68.5 | 72.4 | 70.8 |
| سرکاری قرضہ[1] | 10,991 | 12,924 | 14,494 | | 60.1 | 64.3 | 63.3 |
| مجموعی قرضہ | 11,908 | 13,888 | 15,531 | | 65.1 | 69.1 | 67.8 |
| سرکاری ملکی قرضہ | 6,012 | 7,638 | 9,521 | | 32.9 | 38.0 | 41.6 |
| پی ایس ایز ملکی قرضہ | 412 | 281 | 312 | | 2.3 | 1.4 | 1.4 |
| بیرونی قرضہ | 5,485 | 5,969 | 5,698 | | 30.0 | 29.7 | 24.9 |
| سرکاری بیرونی قرضہ | 3,988 | 4,364 | 4,311 | | 21.8 | 21.7 | 18.8 |
| آئی ایم ایف کے قرضے | 769 | 694 | 435 | | 4.2 | 3.5 | 1.9 |
| پی ایس ایز بیرونی قرضہ | 117 | 144 | 209 | | 0.6 | 0.7 | 0.9 |
| نجی شعبے کا بیرونی قرضہ | 470 | 513 | 463 | | 2.6 | 2.6 | 2.0 |
| بین کمپنی قرضہ | 141 | 253 | 280 | | 0.8 | 1.3 | 1.2 |
| مجموعی واجبات | 622 | 665 | 697 | | 3.4 | 3.3 | 3.0 |
| ملکی واجبات | 399 | 438 | 470 | | 2.2 | 2.2 | 2.1 |
| بیرونی واجبات | 222 | 227 | 227 | | 1.2 | 1.1 | 1.0 |
| مجموعی واپسی قرض | 1,017 | 1,266 | 1,542 | | 5.6 | 6.3 | 6.7 |
| سودی ادائیگی | 807 | 972 | 1,053 | | 4.4 | 4.8 | 4.6 |
| ملکی قرضہ | 650 | 817 | 910 | | 3.6 | 4.1 | 4.0 |
| بیرونی قرضہ[2] | 91 | 90 | 89 | | 0.5 | 0.4 | 0.4 |
| ملکی واجبات | 65 | 64 | 53 | | 0.4 | 0.3 | 0.2 |
| بیرونی واجبات | 1 | 1 | 1.1 | | 0.0 | 0.0 | 0.0 |
| اصل رقم (بیرونی) کی واپسی | 210 | 294 | 489 | | 1.1 | 1.5 | 2.1 |

1 سرکاری قرضے میں سرکاری ملکی قرضہ، سرکاری بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کے قرضے اور بیرونی واجبات شامل ہیں۔

2 جدولی بینکوں کی اصل رقم کی واپسی تجزیے میں شامل نہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

**جدول6.2: عمومی حکومتی قرضہ**

فیصد جی ڈی پی

| | **2011ء** | **2012ء** | **2013ء** |
|---|---|---|---|
| ترقی یافتہ معیشتیں | 105.5 | 110.2 | 109.3 |
| یوروخطہ | 88.1 | 92.9 | 95.0 |
| ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتیں | 36.7 | 35.2 | 34.3 |
| چین | 25.5 | 22.8 | 21.3 |
| بھارت | 66.4 | 66.8 | 66.4 |
| پاکستان | 60.1 | 64.3 | 63.2 |
| کم آمدنی والے ممالک | 41.1 | 42.5 | 42 |

ماخذ: آئی ایم ایف، فسکل مونیٹر، اپریل 2013ء۔

ترقیاتی اخراجات کی گنجائش کم ہوگئی۔ اگر یہ رجحان جاری رہا تو معیشت کی قرض کی ادائیگی کی صلاحیت گھٹے گی جو تعریف کی رو سے معاشی نمو پیدا ہونے اور فضول اخراجات کم کرنے سے آتی ہے۔ سودی ادائیگیاں پہلے ہی ملک کو قرضے کے جال میں دھکیل چکی ہیں جس سے ظاہر ہے کہ حکومت قرض کی واپسی کے لیے مسلسل مزید قرض لے رہی ہے (**خصوصی سیکشن 6.1**)۔ پالیسی ریٹ میں حالیہ اضافے سے یہ صورتِ حال مزید پیچیدہ ہونے کی توقع ہے، کیونکہ اس سے حکومت کا سودی خرچ بڑھ سکتا ہے۔

**(2) بگڑتے ہوئے خاکہ عرصیت سے اجرائے ثانی اور شرح سود کا خطرہ بڑھ گیا:** پاکستان کے سرکاری قرضے کا لگ بھگ 36 فیصد قلیل مدتی ملکی قرضے پر مشتمل ہے جس کا ایک سال کے اندر اجرائے ثانی ہونا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس قرضے کا تعین نرخ بلند تر شرح سود پر کیا گیا تو قرض کی واپسی کا بوجھ بڑھ جائے گا۔

دوسرے ملکوں سے موازنہ کیا جائے تو پاکستانی حکومت کا قرضہ ابھرتے ہوئے اور کم آمدنی والے ممالک کی اوسط سے خاصا زیادہ ہے (**جدول 6.2**)۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں پاکستان کے قرضے کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ اس طرح بڑھتے ہوئے قرضے کے معیشت پرمنفی اثرات مرتب ہوں گے: معاشی نمو رک جائے گی، صوابدیدی (زری اور مالیاتی) پالیسیوں کا دائرہ عمل محدود ہو جائے گا، بیرونی دھچکوں کے حوالے سے ضرر پذیری میں اضافہ ہوگا، پابند ادا کنندگان پر ٹیکس کا بوجھ بڑھے گا جس سے سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوگی اور معیشت کی غیر یقینی کیفیت میں اضافہ ہوگا۔

**شکل 6.2: توانائی پر زراعانت اور حکومتی قرضے کا بوجھ - ابھرتی ہوئی معیشتیں**

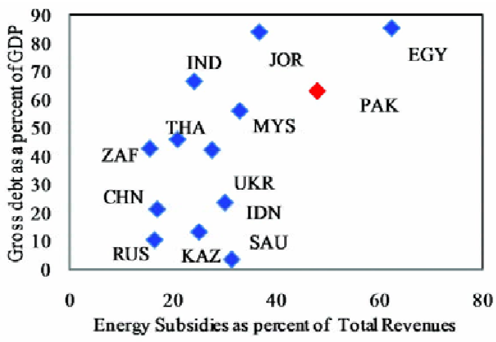


Source: IMF, Fiscal Monitor, April 2013

ان خطرات کو کم کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے کہ محاصل میں اضافے، گھاٹے میں جانے والے سرکاری کاروباری اداروں کی تشکیل نو اور غیر ہدفی زراعانت میں کمی کے لیے جامع مالیاتی اصلاحات کی جائیں۔ اس سلسلے میں توانائی ان کلیدی شعبوں میں سے ہے جن پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے مسلسل بھاری مالیاتی خساروں کی وجہ توانائی کے غیر ہدفی زراعانت رہے ہیں جس سے ملک کا قرض کا بوجھ بڑھتا گیا۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران ملکی قرضے میں مجموعی اضافے کا ایک تہائی براہ راست بجلی کی زراعانت کے نتیجے میں ہوا۔[8] حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ان چند ترقی پذیر معیشتوں میں شامل ہے جو قرضے کے بھاری بوجھ کے باوجود مسلسل توانائی کی مد میں زراعانت دیے جارہے ہیں (**شکل 6.2**)۔[9]

**شکل 6.3: ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی**

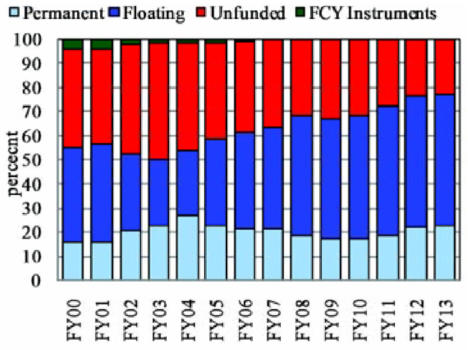


Source: State Bank of Pakistan

## 6.2 ملکی قرضہ

بھاری مالیاتی خسارہ اور بیرون ملک سے رقوم کی آمد ملکی قرضے کے اسٹاک میں 19 کھرب روپے کے نمایاں اضافے پر منتج ہوئی اور آخر جون 2013ء تک ملکی قرضہ جی ڈی پی کے 41.6 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ ایک سال پہلے 38.0 فیصد تھا (**جدول 6.1**)۔ ماضی کے رجحانات کے مطابق اس کا بڑا حصہ قلیل مدتی رواں قرضہ ہے (**جدول 6.3 اور شکل 6.3**)۔ چونکہ مالیاتی مسائل کے حل ہونے میں وقت لگے گا اس لیے ایک طویل مدت بازار قرضہ تشکیل دینے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان کے ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت متوازن ہو سکے۔

**شکل 6.4: ٹی بل نیلامیوں کا خاکہ**

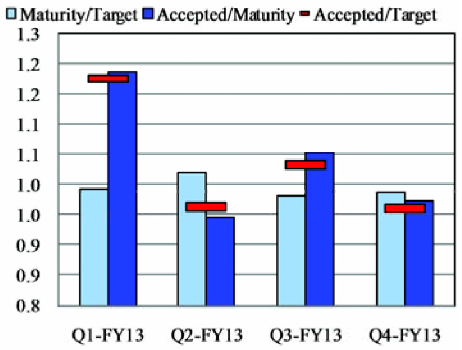


Source: State Bank of Pakistan

---

8 اس میں ان برسوں کے دوران گردشی قرضے کا تصفیہ بھی شامل ہے۔

9 اس تقابل میں مندرجہ ذیل ابھرتی ہوئی معیشتیں شامل ہیں: مصر (EGY)، پاکستان (PAK)، اردن (JOR)، سعودی عرب (SAU)، بھارت (IND)، انڈونیشیا (IDN)، ملائیشیا (MYS)، یوکرین (UKR)، قازقستان (KAZ)، روس (RUS)، چین (CHN)، تھائی لینڈ (THA) اور جنوبی افریقہ (ZAF)۔

**جدول 6.3: ملکی قرضے کی صورتِ حال**

ارب روپے

| | واجب الادا اسٹاک | | | سودی ادائیگیاں | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| آلات قرضہ | مس12ء | مس13ء | △ | مس12ء | مس13ء | △ |
| الف۔ مستقل قرضہ | 1,695.9 | 2,174.5 | 478.6 | 141.7 | 193.2 | 51.5 |
| جس میں | | | | | | |
| حکومت پاکستان اجارہ صکوک تین سالہ | 383.5 | 459.2 | 75.6 | 32.6 | 42.8 | 10.2 |
| پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بیز) | 974.7 | 1,321.6 | 346.9 | 81.7 | 117.8 | 36.0 |
| پرائز بانڈ | 333.4 | 389.6 | 56.2 | 27.3 | 32.6 | 5.3 |
| ب۔ رواں قرضہ | 4,142.9 | 5,195.4 | 1,052.5 | 377.1 | 480.8 | 103.6 |
| مارکیٹ ٹریژری بلز | 2,383.2 | 2,920.2 | 537.0 | 202.8 | 303.0 | 100.2 |
| مارکیٹ رلیٹیڈ ٹریژری بلز | 1,759.7 | 2,275.2 | 515.5 | 174.4 | 177.8 | 3.4 |
| ج۔ غیر فنڈ قرضہ | 1,798.0 | 2,146.5 | 348.5 | 298.0 | 236.2 | -61.8 |
| جس میں | | | | | | |
| ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس | 241.8 | 271.7 | 29.9 | 70.8 | 46.6 | -24.3 |
| اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (رجسٹرڈ) | 341.8 | 388.2 | 46.4 | 86.7 | 41.6 | -45.0 |
| ریگولر انکم سرٹیفکیٹس | 226.6 | 262.6 | 36.0 | 25.5 | 30.0 | 4.5 |
| بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس | 480.8 | 528.4 | 47.6 | 69.8 | 75.9 | 6.2 |
| پنشنرز بینی فٹ اکاؤنٹ | 162.3 | 179.9 | 17.5 | 23.9 | 26.1 | 2.2 |
| د۔ بیرونی کرنسی آلات 1 | 1.4 | 4.5 | 3.1 | 0.0 | 0.0 | 0.0 |
| مجموعی ملکی قرضہ (الف+ب+ج+د) | 7,638.3 | 9,520.9 | 1,882.7 | 816.9 | 910.3 | 93.4 |

1۔ اس میں ایف ای بی سیز، ایف سی بی سیز، ڈی بی سیز اور یکینوں کے زیر تحویل یو ایس ڈالر بانڈ شامل ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

## حکومت اور مرکزی بینک سے قرض گیری

حکومت نے مرکزی بینک سے سہ ماہی قرض گیری کو صفر پر رکھنے کا وعدہ کیا تھا تاہم قلیل مدتی قرض میں اسٹیٹ بینک کا حصہ کمرشل بینکوں کے برابر رہا۔

جیسا کہ عرصیت وہدف کے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے جو ایک کے قریب ہے، مالی سال13ء کے دوران حکومت کا ہدف موجودہ ٹی بلز کا اجرائے ثانی کرنا تھا (**شکل 6.4**)۔ پہلی سہ ماہی کے دوران منڈی کے حالات موافق تھے۔ حکومت نے کمرشل بینکوں سے ہدفی رقم سے زیادہ جذب کی، جس سے اس کو پہلی سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کو پورا کرنے میں مدد ملی۔

**شکل 6.5: قومی بچت اسکیموں میں آمد رقوم**

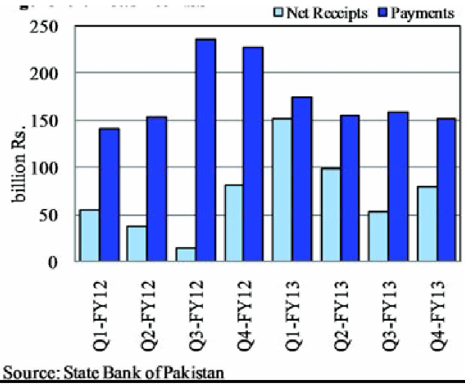


Source: State Bank of Pakistan

تاہم آئندہ سہ ماہیوں میں بازار کے تحرکات بدل گئے کیونکہ بینک حکومت کی رقم کی بھاری ضرورت کے پیش نظر بلند شرح سود کی توقع کر رہے تھے۔ چنانچہ مالکاری کا بوجھ اسٹیٹ بینک پر پڑ گیا اور قبول شدہ وعرصیت کا تناسب دوسری سہ ماہی میں تیزی سے کم ہوا (**شکل 6.4**)۔[10] مزید یہ کہ غیر متوقع مالیاتی اخراجات سے بھی اسٹیٹ بینک پر حکومت کا مالی انحصار بڑھ گیا۔ لہٰذا حکومت نے صرف چوتھی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے 530.7 ارب روپے کی خطیر رقم قرض لی جس میں گردشی قرضے کا تصفیہ بھی شامل ہے۔

10 جیسا کہ قبول شدہ اور عرصیت کے تناسب سے ظاہر ہے، بینکوں کی مطلوبہ بلند شرحوں کے باعث حکومت مس13ء کی دوسری اور آخری سہ ماہی میں منعقدہ نیلامیوں میں تمام رقم کا اجرائے ثانی نہ کر سکی۔

### قومی بچت اسکیموں میں آمد رقوم بڑھ گئی

اگر قومی بچت اسکیموں نے وسائل کی حکومتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد نہ کی ہوتی تو بینکاری نظام پر بوجھ اور زیادہ ہوتا۔ قومی بچت اسکیموں سے م س 13 کے دوران 386.0 ارب روپے حاصل ہوئے جو پچھلے سال جمع ہونے والی رقم 188.4 ارب روپے کے دگنے سے بھی زیادہ ہیں۔ یاد رہے کہ حکومت نے اپریل 2011ء میں قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اس کے نتیجے میں م س 12 کی دوسری ششماہی کے دوران ان اسکیموں سے نقد نکلوایا گیا جس سے م س 13 میں ادائیگی کے دعووں کی تعداد کم ہوگئی۔ اس دوران اپریل 2012ء کے بعد قومی بچت اسکیموں میں مجموعی آمد رقوم بہتر ہوئی، جب حکومت نے چنیدہ ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی اجازت دی (**شکل 6.5**)۔

جہاں تک ہیئت ترکیبی کا تعلق ہے، زیادہ تر اضافہ اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ میں گیا جس سے اداروں کی جانب سے سرمایہ کاری کی عکاسی ہوتی ہے۔ بہبود سیونگز سرٹیفکیٹس اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹس میں رقوم تقریباً گذشتہ سال جتنی ہی رہیں۔ یہ اسکیمیں بیواؤں، سینئر شہریوں اور پنشنرز کے لیے ہیں۔ م س 13ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع میں تین بار کمی کیے جانے کے باوجود یہ بچت اسکیمیں ملک میں معینہ آمدنی کی صورت میں بہترین نفع دیتی ہیں۔

**شکل 6.6: پی آئی بی نیلامی کا خاکہ**

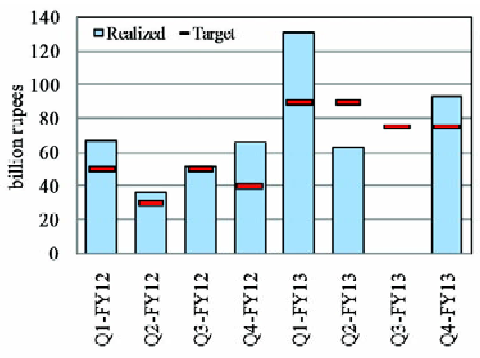

Source: State Bank of Pakistan

**شکل 6.7: ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کی نمو**

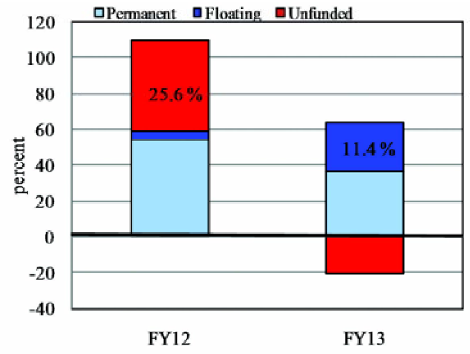

Source: State Bank of Pakistan

### پی آئی بیز میں مسلسل نمو ہورہی ہے

م س 13ء کے دوران مستقل قرضے کے اسٹاک میں 28.2 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی جس کا سبب پی آئی بیز کے ذریعے زیادہ رقوم اکٹھا ہونا ہے۔ ابتدا میں گنجائشی زری پالیسی کے جاری رہنے کی توقعات سے بینکوں کو پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب ملی۔ تاہم جب بڑھتی ہوئی مالیاتی قرض گیری اور بگڑتے ہوئے بیرونی کھاتے کے ردعمل میں بازار کے احساسات بدلے (یہ خیال پیدا ہوا کہ پاکستان آئی ایم ایف کی طرف واپس جائے گا) تو بینک پی آئی بیز سے دور ہوگئے۔ تاہم اصل حاصل شدہ رقوم دوسری سہ ماہی کے دوران ہدف سے کم تھیں اور تیسری سہ ماہی میں بینکوں نے پی آئی بیز میں کوئی دلچسپی نہیں لی (**شکل 6.6**)۔

آخری سہ ماہی میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں بھاری غیر متوقع کمی سے بینکوں کے لیے طویل مدت سرمایہ کاری کا پُرکشش راستہ پھر کھل گیا۔ چنانچہ پی آئی بیز کے ذریعے آنے والی رقوم ہدف سے کسی قدر تجاوز کر گئیں۔ مجموعی طور پر حکومت نے م س 13ء کے دوران پی آئی بیز کے ذریعے 286.9 ارب روپے جمع کیے جبکہ پچھلے برس 221 ارب روپے اکٹھا ہوئے تھے۔

### ملکی قرضے پر سودی ادائیگیاں[11]

امر حیرت ہے کہ م س 13ء میں ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں گذشتہ سال کی نسبت سست روی آئی (**شکل 6.7**)۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اسپیشل سیونگز اکاؤنٹس پر بھاری سودی ادائیگیوں کی عدم موجودگی (جو قومی بچت اسکیموں پر ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر عارضی پابندی کی بنا پر م س 12ء میں صورت تھی) سے م س 13ء کے دوران قرضے کی کم واپسی کی وضاحت ہوتی ہے۔ ایک اور عنصر اگست 2011ء سے پالیسی ریٹس میں نرمی تھی۔

11 یہ تجزیہ ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو وزارت خزانہ کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق نہیں۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے شماریاتی تشریحی نوٹس (انگریزی رپورٹ میں)۔

آئندہ سال سودی ادائیگیوں پر دباؤ دوبارہ بڑھنے کا امکان ہے جس سے م س13ء میں قلیل مدت ملکی قرضے میں تیزی سے اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ ہمارے تخمینوں کے مطابق صرف م س13ء کے دوران ٹی بلز اور پی آئی بیز پر کی گئی ادائیگیوں سے سودی ادائیگیاں م س14ء میں 277.5 ارب روپے بڑھ جائیں گی۔ یہ رقم م س13ء میں ملکی قرضے پر مجموعی سود کا تقریباً ایک تہائی ہے۔ قرضے وخسارے کا یہ چکر معاشی استحکام کے لیے خطرہ بنا رہے گا تاوقتیکہ مالیاتی پالیسیوں اور ملکی قرضے کے انتظام کے سلسلے میں جامع اصلاحات نہ کی جائیں۔

## 6.3 بیرونی قرضہ وواجبات

دوران سال پاکستان کے بیرونی قرضہ وواجبات کا اسٹاک 5.7 ارب ڈالر کم ہوگیا اور آخر جون 2013ء تک 59.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا (**جدول 6.4**)۔ یہ کسی ایک سال میں سب سے بڑی کمی تھی۔ اس کا سبب آئی ایم ایف کو 2.9 ارب ڈالر کی واپسی اور جاپانی ین کی قدر میں کمی کے باعث 2.7 ارب ڈالر کا لین دین کا فائدہ ہے۔[12] بیرونی قرضہ وواجبات کے

**جدول 6.4: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات وواجبات**

ارب ڈالر

| | م س10ء | م س11ء | م س12ء | م س13ء | مطلق تبدیلی (م س13ء بمقابلہ م س12ء) |
|---|---|---|---|---|---|
| بیرونی سرکاری قرضہ (3+2+1) | 53.6 | 57.9 | 55.9 | 50.2 | -5.7 |
| 1۔ حکومتی قرضہ | 42.9 | 46.4 | 46.1 | 43.5 | -2.6 |
| i۔ طویل مدت (ایک سال سے زائد) | 42.1 | 45.7 | 45.7 | 43.5 | -2.3 |
| جس میں | | | | | |
| پیرس کلب | 14.0 | 15.5 | 15.0 | 13.5 | -1.5 |
| کثیر فریقی | 23.7 | 25.8 | 25.4 | 24.2 | -1.2 |
| دوطرفہ | 1.8 | 1.9 | 2.5 | 2.9 | 0.5 |
| یورو/صکوک عالمی بانڈ | 1.6 | 1.6 | 1.6 | 1.6 | 0.0 |
| ii۔ قلیل مدت (ایک سال سے کم) | 0.9 | 0.6 | 0.4 | 0.0 | -0.4 |
| 2۔ آئی ایم ایف سے | 8.1 | 8.9 | 7.3 | 4.4 | -3.0 |
| i۔ وفاقی حکومت | 1.1 | 2.0 | 1.9 | 1.7 | -0.2 |
| ii۔ مرکزی بینک | 7.0 | 6.9 | 5.4 | 2.7 | -2.8 |
| 3۔ زرمبادلہ کے واجبات | 2.6 | 2.6 | 2.4 | 2.3 | -0.1 |
| 4۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (پی ایس ایز) | 1.5 | 1.4 | 1.5 | 2.1 | 0.6 |
| i۔ ضمانت شدہ قرضہ | 0.2 | 0.1 | 0.2 | 0.9 | 0.6 |
| ii۔ غیر ضمانت شدہ قرضہ | 1.4 | 1.3 | 1.3 | 1.2 | 0.0 |
| 5۔ بینک | 0.7 | 1.1 | 1.8 | 1.6 | -0.3 |
| i۔ قرض گیری | 0.2 | 0.4 | 0.9 | 0.7 | -0.2 |
| ii۔ غیر رہائشی امانتیں (ملکی کرنسی اور بیرونی کرنسی) | 0.6 | 0.7 | 1.0 | 0.8 | -0.1 |
| 6۔ نجی شعبہ | 3.8 | 4.4 | 3.6 | 3.1 | -0.5 |
| ii۔ غیر ضمانت شدہ قرضہ | 3.8 | 4.4 | 3.6 | 3.1 | -0.5 |
| الف) قرضے | 2.2 | 2.4 | 2.4 | 2.0 | -0.5 |
| ب) غیر ضمانت شدہ بانڈ | 0.1 | 0.1 | 0.1 | 0.1 | 0.0 |
| ج) تجارتی قرضے | 1.4 | 1.6 | 0.7 | 0.7 | 0.0 |
| د) دیگر قرضہ واجبات | 0.1 | 0.3 | 0.3 | 0.3 | 0.0 |
| 7۔ براہ راست سرمایہ کاروں کے قرضہ واجبات۔ بین کمپنی قرضہ | 1.9 | 1.6 | 2.7 | 2.8 | 0.2 |
| **مجموعی بیرونی قرضہ جات وواجبات (7+6+5+4+3+2+1)** | **61.6** | **66.4** | **65.5** | **59.8** | **-5.7** |

ماخذ: معاشی امور ڈویژن اور بینک دولت پاکستان

12 پاکستان کے سرکاری اور سرکاری ضمانتی بیرونی قرضے کا 24.7 فیصد جاپانی ین میں ہے۔ م س13ء میں ڈالر کے مقابلے میں ین کی قیمت 19.8 فیصد گرنے سے پاکستان کے بیرونی قرض کے اسٹاک میں 2.7 ارب ڈالر کی کمی آئی۔

اسٹاک میں اس کمی کے باوجود ملک کی بیرونی قرضے کی واپسی کی استعداد کمزور ہوئی کیونکہ زرمبادلہ کی آمدنی م س13ء میں بیرونی قرضے کی واپسی کی رفتار کا مقابلہ نہ کرسکی۔[13]

**تقسیم**[14]

م س13ء کے دوران بیرونی قرض دہندگان کی جانب سے رقوم کی تقسیم 2.5 ارب ڈالر تھی جبکہ پچھلے سال 2.6 ارب ڈالر رہی تھی۔ اس سال دوطرفہ اور کثیر فریقی قرض دہندگان دونوں کی طرف سے نئے قرضہ جات کے وعدوں میں بڑی کمی آئی۔ تاہم مجموعی آمد رقوم تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر رہی جس کا سبب پچھلے برسوں میں کیے گئے قرضوں کے وعدے تھے (**جدول 6.5**)۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ م س13ء کے دوران آئی ایم ایف کو بھاری اقساط کی واپسی کی بنا پر پاکستان سے بین الاقوامی مالی اداروں (بشمول آئی ایم ایف) کو 2.7 ارب ڈالر کی خطیر رقم خالص بنیاد پر گئی۔

**جدول 6.5: بیرونی قرضوں کا بہاؤ- وعدے اور اصل**

ملین ڈالر

| | م س12ء | | م س13ء | |
|---|---|---|---|---|
| | وعدے | اصل | وعدے | اصل |
| **دوطرفہ** | **1,013.9** | **1,400.9** | **636.9** | **1,150.8** |
| جس میں | | | | |
| چین | 851.1 | 1,042.2 | 448.0 | 843.5 |
| جاپان | 62.8 | 202.5 | -- | 128.4 |
| سعودی عرب | 100.0 | 128.8 | 100.0 | 61.2 |
| **کثیر فریقی** | **3,004.2** | **1,231.9** | **640.7** | **1,349.1** |
| جس میں | | | | |
| ایشیائی ترقیاتی بینک | 504.9 | 402.5 | 170.8 | 424.8 |
| آئی بی آر ڈی | 500.0 | 92.2 | -- | 85.0 |
| آئی ڈی اے | 1,703.3 | 567.5 | 242.9 | 473.0 |
| آئی ڈی بی | 256.0 | 149.8 | 227.0 | 256.0 |
| آئی ایف اے ڈی | 40.0 | 10.8 | -- | 5.4 |
| مجموعی | 4,018.1 | 2,632.8 | 1,277.6 | 2,499.9 |

ماخذ: ای اے ڈی اسٹیٹس رپورٹ م س12ء اور م س13ء۔

### 6.3.1 بیرونی قرضہ وواجبات کی پائیداری

بیرونی قرضہ و واجبات کی پائیداری ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت کے اظہاریوں سے ناپی جاتی ہے۔ ادائیگی قرض کے اظہاریے جیسے: قرض اور جی ڈی پی کا تناسب، قرض و زرمبادلہ آمدنی کا تناسب، واپسی قرض و زرمبادلہ آمدنی کا تناسب، ملک کی مسلسل بنیادوں پر بیرونی ادائیگیاں کرنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ دوسری جانب سیالیت کے اظہاریے ملک کی فوری بیرونی واجبات ادا کرنے کی صلاحیت کے عکاس ہوتے ہیں اور ان پیمانوں میں ذخائر و قلیل مدتی قرض کا تناسب اور ذخائر اور مجموعی قرض کا تناسب وغیرہ شامل ہیں۔

**جدول 6.6: بیرونی قرض کی پائیداری کے اظہاریے**

| | م س10ء | م س11ء | م س12ء | م س13ء |
|---|---|---|---|---|
| ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے | | | | |
| مجموعی بیرونی قرض / جی ڈی پی | 33.3 | 29.8 | 28.0 | 24.3 |
| بیرونی قرض وواجبات / جی ڈی پی | 34.7 | 31.1 | 29.1 | 25.3 |
| سودی ادائیگیاں / زرمبادلہ کی آمدنی | 2.7 | 2.3 | 2.1 | 1.9 |
| بیرونی قرض کی واپسی / زرمبادلہ کی آمدنی | 11.0 | 7.5 | 9.0 | 12.0 |
| سودی ادائیگیاں / برآمدی آمدنی | 5.2 | 4.2 | 5.6 | 3.8 |
| بیرونی قرض کی واپسی / برآمدی آمدنی | 21.0 | 13.9 | 23.5 | 24.0 |
| سیالیت کے اظہاریے | | | | |
| قلیل مدتی قرضہ / مجموعی بیرونی قرض | 1.4 | 1.0 | 0.6 | 0.01 |
| مجموعی ذخائر / قلیل مدتی قرضہ | 19.7 | 28.5 | 40.1 | 1,372.3 |
| درآمدات کے ہفتے | 28.0 | 26.6 | 19.7 | 14.3 |

ماخذ: اسٹیٹ بینک کے تخمینے

پاکستان کے بیرونی قرض کی پائیداری کے اظہاریے م س13ء میں ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔ بیرونی قرضہ وواجبات کے اسٹاک میں بڑی کمی سے ملک کی قرض رکھنے کی صلاحیت بہتر ہوئی لیکن بیرونی قرض کی زیادہ بڑی ادائیگیاں زر مبادلہ کی آمدنی سے بڑھ گئیں اور ملک کی قرض کی واپسی کی استعداد میں بگاڑ پیدا ہوا (**جدول 6.6**)۔

مزید یہ کہ آئی ایم ایف کو بڑی ادائیگیوں کے باعث پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑا اور درآمدی کوریج جو آخر جون 2012ء کو 19.7 ہفتے تھے گھٹ کر آخر جون 2013ء میں 14.3 ہفتے رہ گئی۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ ایشیائی ترقیاتی بینک کو قلیل مدتی قرض (39 کروڑ 3 لاکھ ڈالر) کی واپسی سے ملک کے سیالیت کے دیگر اظہاریے بہتر ہوگئے۔

### 6.3.2 بیرونی قرض کی واپسی

م س13ء کے دوران آئی ایم ایف کو 3 ارب ڈالر کی بھاری ادائیگی کے باعث بیرونی قرضہ وواجبات میں اس سال 38.6 فیصد کا اضافہ ہوا (**جدول 6.7**)۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اصل

13 آخر جون 2013ء کو بیرونی قرضے کی واپسی اور زرمبادلہ کی آمدنی کا تناسب بگڑ کر 12.0 فیصد ہوگیا جبکہ آخر جون 2012ء میں 9 فیصد تھا۔

14 اس سیکشن کے اعداد و شمار دوطرفہ اور کثیر فریقی قرض دہندگان کے سرکاری اور سرکاری ضمانتی قرضے سے متعلق ہیں۔

زر کی مد میں پاکستان نے اتنی بڑی رقم کسی ایک سال میں ادا کی۔ یہاں اس امر کو اجاگر کرنا ضروری ہے: آئی ایم ایف کو یہ ادائیگیاں م س15ء تک جاری رہیں گی تاہم پیرس کلب کے نوتشکیل شدہ قرضے کی واپسی م س17ء سے شروع ہوگی۔[15, 16]

جدول6.7: بیرونی قرض کی واپسی

ملین ڈالر

| | م س08ء | م س09ء | م س10ء | م س11ء | م س12ء | م س13ء |
|---|---|---|---|---|---|---|
| i۔ بیرونی سرکاری قرضہ (الف+ب+ج) | 2,377.1 | 3,130.7 | 3,321.9 | 2,826.4 | 3,692.6 | 5,316.4 |
| اصل | 1,372.7 | 2,162.9 | 2,445.1 | 1,881.6 | 2,800.0 | 4,504.3 |
| سود | 1,004.4 | 967.9 | 876.9 | 944.9 | 892.6 | 812.0 |
| الف۔ حکومتی قرضہ | 2,128.1 | 2,822.7 | 2,784.1 | 2,247.8 | 2,263.0 | 2,205.3 |
| اصل | 1,177.7 | 1,930.9 | 2,053.4 | 1,491.3 | 1,546.3 | 1,505.4 |
| سود | 950.4 | 891.9 | 730.7 | 756.4 | 716.7 | 699.9 |
| ب۔ آئی ایم ایف کا قرض | 191.0 | 264.0 | 359.4 | 441.8 | 1,317.9 | 2,999.4 |
| اصل | 173.0 | 210.0 | 239.8 | 268.2 | 1,153.7 | 2,898.9 |
| سود | 18.0 | 54.0 | 119.6 | 173.6 | 164.1 | 100.5 |
| ج۔ زرمبادلہ کے واجبات | 58.0 | 44.0 | 178.4 | 136.9 | 111.8 | 111.6 |
| اصل | 22.0 | 22.0 | 151.9 | 122.0 | 100.0 | 100.0 |
| سود | 36.0 | 22.0 | 26.5 | 14.9 | 11.8 | 11.6 |
| ii۔ پی ایس ای قرضہ | 252.7 | 236.9 | 351.9 | 358.9 | 248.9 | 281.4 |
| اصل | 171.0 | 176.8 | 290.4 | 310.1 | 211.0 | 238.8 |
| سود | 81.7 | 60.1 | 61.4 | 48.7 | 38.0 | 42.6 |
| iii۔ نجی شعبے کا قرضہ | 484.8 | 628.6 | 481.2 | 346.1 | 370.8 | 381.3 |
| اصل | 323.0 | 497.8 | 404.5 | 266.1 | 282.9 | 303.3 |
| سود | 161.8 | 130.8 | 76.7 | 80.1 | 88.0 | 78.1 |
| بیرونی قرضہ (i+ii+iii) | 3,114.6 | 3,996.2 | 4,155.0 | 3,531.4 | 4,312.4 | 5,979.1 |
| اصل | 1,866.7 | 2,837.4 | 3,139.9 | 2,457.8 | 3,276.3 | 5,046.4 |
| سود | 1,247.8 | 1,158.8 | 1,015.0 | 1,073.7 | 1,018.5 | 932.7 |

ماخذ: بینک دولت پاکستان

15 پاکستان کو م س14ء سے م س15ء کے درمیان آئی ایم ایف کو 2.9 ارب اور 1.3 ارب ڈالر ادا کرنے ہیں۔

16 پاکستان نے دسمبر 2001ء میں پیرس کلب کے قرض دہندگان سے پورے 12.5 ارب ڈالر کے قرض کی تشکیل نو کا معاہدہ کیا۔ اس میں او ڈی اے (کم شرح سود کے ساتھ سرکاری ترقیاتی امداد) کی مد میں 8.8 ارب ڈالر اور نان او ڈی اے کے 3.6 ارب ڈالر کے قرضے شامل تھے۔ 11 ستمبر کے بعد پاکستان کی عسکری و سیاسی اہمیت کی بنا پر اس تشکیل نو کے لیے بہت نرم شرائط حاصل کرنا آسان ہوگیا۔ اس معاہدے میں او ڈی اے قرضے کی واپسی کے لیے 38 سال کی مدت دی گئی (15 سال رعایتی مدت)، جس کا مطلب یہ ہوا کہ نوتشکیل شدہ رقم کی پہلی قسط مئی 2017ء میں (رعایتی مدت کے خاتمے پر) ادا کی جائے گی اور آخری ادائیگی نومبر 2039ء میں (واپسی کی مدت ختم ہونے پر) کی جائے گی۔ مزید برآں، پاکستان کے لیے م س03ء سے م س05ء کے دوران امریکہ کی طرف سے 1.5 ارب ڈالر کا قرضہ معاف بھی کیا گیا۔

## خصوصی سیکشن 6.1: قرضے کا جال-حل جی ڈی پی نمو ہے[17]

### پس منظر

قرضے کا بوجھ پاکستانی معیشت کی مزمن بیماری ہے (شکل خ س 6.1.1)۔ پاکستان کے قرض کی واپسی میں دشواریوں سے حکومت کو پیرس کلب کے قرض دہندگان سے کئی مواقع پر تشکیل نو کرانی پڑی ہے۔[18] دسمبر 2001ء میں پچھلی تشکیل نو کو خارجی تشکیل نو (exit rescheduling) کہا گیا کیونکہ شرائط اس طرح تشکیل دی گئی تھیں کہ پاکستان قرضے کے جال سے نکل سکتا تھا۔ جیسا کہ شکل خ س 6.1.1 میں دکھایا گیا ہے، م س 02ء سے م س 07ء کے درمیان بیرونی قرضے میں تیزی سے کمی کا کی وجہ کا سراغ دسمبر 2001ء کی تشکیل نو میں مضمر ہے۔ تاہم اس کے بعد سے معاشی مبادیات میں بگاڑ سے سرکاری قرضہ پھر بڑھ گیا ہے اور م س 08ء سے م س 13ء کے درمیان دگنے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔[19] گذشتہ رجحان کے برخلاف، جب بیرونی قرضے کا حجم اتنا تھا کہ مسئلے کے حل کے لیے فیصلہ کن اقدامات ضروری تھے، موجودہ بحران پاکستان کے ملکی قرضے کے باعث ہے۔

**شکل خ س 6.1.1: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ (فیصد جی ڈی پی)**

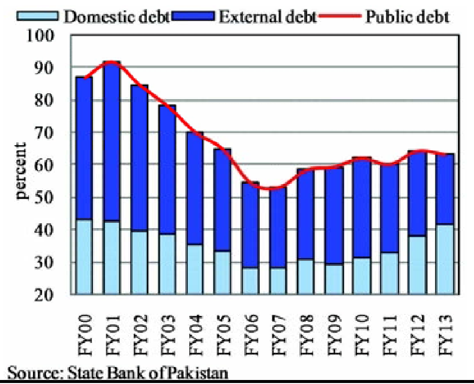


Source: State Bank of Pakistan

**باکس خ س 6.1.1: قرضے کے جال کے نظری تناظرات**

قرضے کے جال کی لٹریچر میں مندرجہ ذیل تعریف کی گئی ہے:

☆ ''وہ صورت حال جس میں ملک کی سرمائے کی لاگت طویل عرصے تک اس کی معاشی نمو سے تجاوز کرتی رہے۔۔''[20] سادہ لفظوں میں یہ وہ صورت حال ہے جب قرضے پر اوسط حقیقی شرح سود ملک کی جی ڈی پی نمو (جو قرضے کی ادائیگی کی صلاحیت کا تعین کرتی ہے) سے زیادہ ہو۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ حکومت کی قرض واپس کرنے کی اہلیت کے بارے میں غیر یقینی کیفیت کی بنا پر قرض دہندگان بلند شرحوں کا مطالبہ کرتے ہیں جس سے قرض کی واپسی کا بوجھ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ سرکاری سرمایہ کاری کے لیے وسائل نہیں رہتے جس سے ملک کی قرضے کی واپسی کی استعداد مستقلاً ضائع ہوجاتی ہے۔

☆ وہ صورت حال جب موجودہ واجب الادا قرضہ، سودی ادائیگیوں کو بڑھادے، جس سے مجموعی بجٹ خسارے میں اضافہ ہوجائے جسے پورا کرنے کے لیے مزید قرض درکار ہو اور قرضے کے اسٹاک میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اس طرح کی صورت حال قرضے کے اسٹاک میں مستقل اضافے پر منتج ہوتی ہے۔[21]

☆ ایک عمومی قرضہ بحران کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے کہ یہ وہ صورت حال ہے جب قرض کی واپسی میں موجودہ محاصل کا روز افزوں حصہ چلا جائے اور نئے قرض لینے کے لیے یہ اہم عامل بن جائے۔ واپسی قرض کے بڑھتے ہوئے واجبات کو پورا کرنے کے لیے قرض گیر بے سرمایہ کاری کرتے ہیں جس کے نتیجے میں معاشی اور سماجی ڈھانچے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر حقیقی پیداوار کم ہوتی ہے جس سے قرضے کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور یہ چکر جاری رہتا ہے۔[22]

11 ستمبر سے قبل کے قرضے کے مسئلے کے برخلاف جو بنیادی طور پر ملک کے توازن ادائیگی کی بنا پر ظاہر ہوا تھا، ملکی قرضے پر بھاری انحصار مالیاتی معاملات کو خراب تر کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرضے کی واپسی میں اضافہ، جسے ٹیکس محاصل میں بہتری کا سہارا دستیاب نہیں، بڑے مالیاتی عدم توازن کی سمت لے جا رہا ہے جنہیں ملکی وسائل سے پورا کرنا ضروری ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان قرضے کے جال کی صورت حال کی طرف جا رہا ہے (باکس خ س 6.1.1)، جہاں حکومت قرض کی واپسی کی ضروریات کو مزید قرض سے پورا کر رہی ہے۔ باکس میں اس مسئلے کا کچھ تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

17 یہ خصوصی سیکشن سبینہ خرم جعفری کی تحریر ہے۔

18 پاکستان نے پیرس کلب کے قرض دہندگان سے م س 72ء، م س 74ء، م س 81ء، م س 99ء، م س 01ء اور م س 02ء میں قرض کی تشکیل نو کے معاہدے کیے۔ آخری بار پاکستان نے دسمبر 2001ء میں پیرس کلب کے قرض دہندگان سے قرض کی تشکیل نو کا معاہدہ کیا۔ اس سے مہنگے قرضے کی پیشگی ادائیگی، قرضوں کی معافی اور ملکی قرضے کے اسٹاک میں ردوبدل کی راہ ہموار ہوئی۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ م س 02ء کا خصوصی سیکشن 1 و ر 2۔

19 م س 08ء کے دوران نرخوں کے بین الاقوامی دھچکے اور اس کے نتیجے میں گردشی قرضے کے ابھرنے سے م س 08ء سے م س 13ء کے درمیان پاکستان کے مالیاتی خسارے میں خاصا اضافہ ہوا۔ مذکورہ مدت میں اوسط مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 6.8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ م س 01ء سے م س 07ء کے درمیان 3.7 فیصد تھا۔ اس کے ساتھ بین الاقوامی کساد بازاری نے جو بھاری بیرونی عدم توازن پر منتج ہوئی، م س 07ء کے بعد سرکاری قرضے کے اسٹاک کو بہت بڑھا دیا۔ جاری کھاتے کا اوسط خسارہ م س 08ء سے م س 10ء کے دوران جی ڈی پی کا 5.5 فیصد تھا۔

20 گیو، چارلس، ''Debt Traps: A Refresher'' جی کے ریسرچ۔ اس رپورٹ میں چارلس گیو نے لارڈ کینز کا قرضے کے جال کا تصور سمجھایا ہے۔

21 پاشا، حفیظ اور غوث، اے ایف عائشہ (1996ء) ''Growth of Public Debt and Debt Servicing in Pakistan'' ایس پی ڈی سی ریسرچ رپورٹ۔

22 گیروان، نورمن (1999ء)، ''Jamaica's Internal Debt Trap: An Interpretation''۔ نورمن گیروان نے غرب الہند کے ممالک کی سیاسی معیشت کی ترقی پر کثرت سے لکھا ہے۔ وہ آج کل یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز میں پروفیسر ہیں۔ کئی دیگر عہدوں کے علاوہ وہ 2009ء سے اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے ترقیاتی پالیسی کے رکن ہیں۔ وہ ایسوسی ایشن آف کیریبین اسٹیٹس کے سیکریٹری جنرل، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز کے سر آرتھر لوئیس انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ اکانومک اسٹڈیز کے ڈائریکٹر، ڈیولپمنٹ اسٹڈیز کے پروفیسر اور حکومت جمیکا کی نیشنل پلاننگ ایجنسی کے سربراہ رہے ہیں۔

**قرضے کا بوجھ بڑھ رہا ہے اور قلیل مدت کی جانب منتقل ہورہا ہے:**

بھاری بیرونی اور مالیاتی عدم توازن م س07 سے ملک کے سرکاری قرضے میں خاصے اضافے پر منتج ہوا ہے۔ بیرونی مالکاری کی عدم دستیابی کے باعث پاکستان کے سرکاری قرضے کی ہیئت ترکیبی ملکی قرض کی طرف اور قلیل مدتی ٹی بلز کی جانب منتقل ہورہی ہے۔[23] رواں قرضہ اب ملکی قرضے کے 54.6 فیصد پر مشتمل ہے جبکہ م س04ء میں 25 فیصد سے زیادہ تھا۔ قلیل مدت قرضے کے بڑھتے ہوئے حصے نے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات میں اضافے کی بنا پر قرض کی پائیداری اور نجی شعبے کو طویل مدتی قرض کے تعین نرخ کے لیے خط یافت کی افادیت کے حوالے سے تشویش پیدا کردی ہے۔[24] نیز لاگت کے لحاظ سے ملکی مالکاری بیرونی قرض کے مقابلے میں زیادہ مہنگی ہے جس سے پچھلے چند برسوں میں سودی ادائیگیاں بہت بڑھ گئی ہیں (**شکل خ س6.1.2**)۔[25, 26] پچھلے پانچ برسوں میں اوسط سالانہ نمو کو دیکھا جائے تو ملکی واپسی قرض میں 16.1 فیصد نمو ہوئی ہے۔

**شکل خ س6.1.2: رواں ملکی قرضے کا بڑھتا ہوا حصہ، سودی ادائیگیوں کی تیز نمو کا سبب**

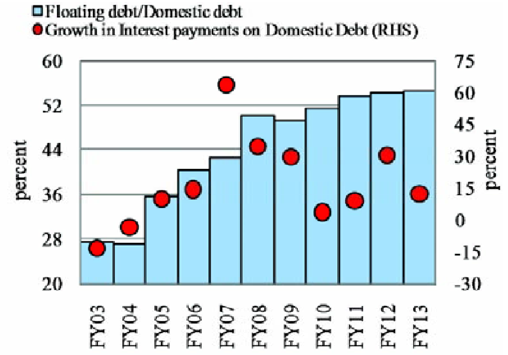


Source: State Bank of Pakistan

**حقیقی شرح سود مسئلہ نہیں:**

پست ترنامیہ شرح سود اور بلند گرانی قرض گیری کی لاگت کو کم رکھ کر اور قرضے کی حقیقی قدر کو گھٹا کر حقیقی قرضے کے بوجھ پر قابو پانے میں مدد دے سکتی ہے۔[27] تاہم منفی حقیقی شرح سود کے باوجود اس طریقے سے پاکستان کے قرضے کے بوجھ میں کمی لانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کی کئی وجوہ ہیں:[28, 29] ایک وجہ یہ ہے کہ شرح سود حقیقی لحاظ سے منفی ہو یا مثبت حکومت کا قرض لینے کا انداز نہیں بدلا۔[30] دوسری وجہ یہ ہے کہ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے کبھی واپسی قرض کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے قصداً گرانی کو بلند رکھنے کی پالیسی نہیں اپنائی۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ ملکی بینکاری نظام سے حد سے زیادہ قرض گیری نے نجی شعبے کے لیے قرض کی گنجائش کم کردی ہے جس سے ملک میں نمو کے امکانات گھٹ گئے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے کئی برسوں میں دیکھا گیا، معاشی نمو کی شرح ملک کی قرض ادا کرنے کی استعداد کو بہتر بنانے کے لیے ناکافی ہے۔

**واپسی قرض طویل مدت نمو کو متاثر کررہی ہے:**

ٹیکس محاصل واپسی قرض میں اضافے کے ساتھ نہیں بڑھے۔ پاکستان میں سودی ادائیگیوں کے بارے میں چند حقائق یہ ہیں:

23 مجموعی سرکاری قرضے میں ملکی قرضے کا حصہ م س13ء میں بڑھ کر 65.7 فیصد ہوگیا جبکہ م س01ء میں 46.6 فیصد تھا۔

24 منصوبہ جاتی اور انفراسٹرکچر مالکاری میں خط یافت نشانیہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ قلیل مدتی قرضے میں تیزی سے اضافے کے ساتھ حالیہ برسوں میں پی آئی بی منڈی کم ہونے سے خط یافت کے طویل سرے کا معلوماتی جز کمزور پڑ گیا ہے۔

25 اگرچہ بیرونی قرضہ شرح مبادلہ کے خطرے سے دوچار ہوتا ہے تاہم بیرونی قرض خسارے کی ملکی مالکاری سے سستا پڑتا ہے جس کا سبب بیرونی اور ملکی قرضوں پر اوسط شرح سود کے مابین نمایاں فرق ہے۔ ملکی قرضے پر اوسط شرح سود م س08ء سے م س12ء کے درمیان 15 فیصد تھی جبکہ اسی مدت میں بیرونی قرضے پر 2.1 فیصد تھی۔

26 ملکی قرضے پر سودی ادائیگیاں قرضہ جات پر مجموعی سودی ادائیگیوں کا لگ بھگ 93 فیصد ہیں۔ م س10ء اور م س11ء میں ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کی نمو میں تیزی سے کمی آئی۔ اس کا سبب ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس پر ادائیگیوں میں کمی تھی۔

27 ماخذ: شریف، رداور حسنوف، فواد (2012ء) ''Public Debt Dynamics: The Effects of Austerity, Inflation, and Growth Shocks'' آئی ایم ایف ورکنگ پیپر، WP/12/230۔

28 م س08ء سے م س12ء کے دوران سرکاری قرضے پر اوسط حقیقی شرح سود منفی 3.9 فیصد تھی جبکہ اسی مدت میں حقیقی جی ڈی پی نمو 3.2 فیصد رہی تھی۔

29 دوسرے ابھرتے ہوئے اور کم آمدنی والے ممالک کی طرح سرکاری قرضے پر اوسط حقیقی شرح سود پاکستان میں منفی ہے، چنانچہ معیشت کی شرح نمو سے بہت کم ہے۔ یہ مظہر ان ممالک میں مالی دباؤ اور پابند ومسخ شدہ منڈیوں سے منسلک ہے (دیکھئے ایسکولانو، شابونینا اور وو، 2011ء، "The Puzzle of Persistently Negative Interest Rate-Growth Differentials: Financial Repression or Income Catch-Up", IMF Working Paper, WP/11/260) ان محققین کے مطابق شرح سود کی نمو کا تفرق فی کس جی ڈی پی کے ساتھ مضبوط ریاضیاتی ربط رکھتا ہے-- اوسطاً یہ تفرق 1999ء سے 2008ء کے درمیان بڑی ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے لگ بھگ ایک فیصدی درجے سے کم لیکن غیر ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے منفی 7 فیصدی درجے سے نیچے رہا ہے۔

30 تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے خصوصی سیکشن 3.1: بالادست قرض گیر (حکومت) کے ساتھ معاشی تحرکات، تیسری سہ ماہی رپورٹ م س13ء، بینک دولت پاکستان۔

شکل خ س 6.1.3: سودی ادائیگیاں بطور فیصد

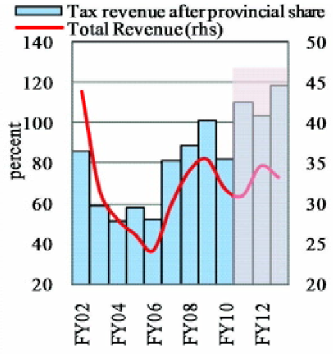


Source: Ministry of Finance

شکل خ س 6.1.4: سودی ادائیگیاں اور اخراجات

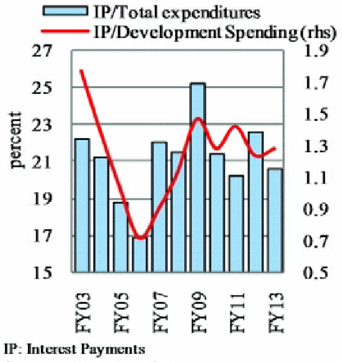


IP: Interest Payments
Source: Ministry of Finance

شکل خ س 6.1.5: سودی ادائیگیاں بطور فیصد ٹیکس محاصل

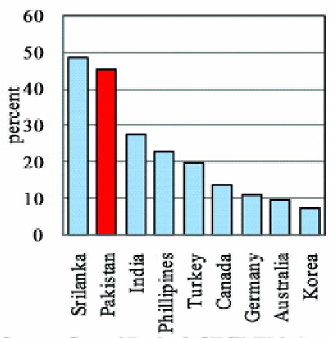


Source: Central Banks & OECD Websites

☆ اس میں ملک کے مجموعی محاصل کا ایک تہائی سے زائد حصہ ضائع ہو جاتا ہے (شکل خ س 6.1.3)،

☆ م س 11ء سے یہ ٹیکس وصولی (صوبائی حصے منہا کر کے) سے متجاوز ہے (شکل خ س 6.1.3)،

☆ یہ حکومت کے مالیاتی اخراجات کا لگ بھگ پانچواں حصہ ہے (شکل خ س 6.1.4)،

☆ یہ م س 11ء سے ترقیاتی اخراجات سے مسلسل متجاوز رہا ہے (شکل خ س 6.1.4)، اور

☆ بیشتر دیگر ممالک کے مقابلے میں یہ ٹیکس محاصل کا زیادہ بڑا حصہ لے جاتا ہے (شکل خ س 6.1.5)۔

شکل خ س 6.1.6: مالیاتی کارکردگی کے اظہاریے

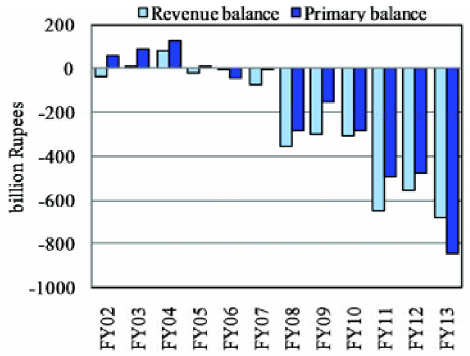


Source: Minsitry of Finance

یہ صورت حال مسلسل بھاری مالیاتی خساروں پر منتج ہوئی ہے جنہیں قلیل مدت ملکی مالکاری سے پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس سے قرضے کے واپسی کا بوجھ مزید بڑھتا ہے۔ مزید یہ کہ مالی وسائل پر واپسی قرض کے بھاری بوجھ سے سرکاری سرمایہ کاری محدود ہوئی ہے۔ اس سے انکشاف ہوتا ہے کہ ناکافی مالیاتی اصلاحات سے نہ صرف حکومت کا قرضے کا بوجھ بڑھا ہے اور واپسی قرض کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے بلکہ ترقیاتی اخراجات بھی گھٹ گئے ہیں جس سے پاکستان موزوں ترین نمو سے نیچے کی سطح پر رہے گا۔

**منفی بنیادی اور محصولاتی توازن بڑھ رہے ہیں:**

بنیادی توازن (محاصل اور غیر سودی اخراجات میں فرق) م س 06ء سے منفی رہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نہ صرف قرضے کی واپسی کے واجبات بلکہ جاریہ اخراجات کے کچھ حصے کی بھی مالکاری کر رہی ہے (شکل خ س 6.1.6)۔ مزید یہ کہ محصولاتی توازن (جو مجموعی محاصل اور جاریہ اخراجات کے فرق کی عکاسی کرتا ہے) دوران سال ترقیاتی اخراجات کے لیے سرکاری وسائل کی دستیابی کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستان میں م س 05ء سے مسلسل منفی محصولاتی توازن ہے جس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ملک کی سرمایہ کاری کی شرحیں ناپائیداری کی سطح تک کیوں گر گئی ہیں (شکل خ س 6.1.6)۔

## ماحصل

اس تجزیے سے ظاہر ہے کہ پاکستان قرضے و خسارے کے چکر میں ہے۔ ہمارے نتائج کا خلاصہ یہ ہے: (1) پاکستان ٹیکس محاصل کے ذریعے واپسی قرض کی بڑھتی ہوئی رقم ادا نہیں کر پا رہا، جس سے مالیاتی خسارہ بڑھ رہا ہے۔ (2) بھاری مالیاتی عدم توازن سے سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جس سے مستقبل میں قرض کی واپسی کے بوجھ میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ (3) خسارے کی مالکاری بنیادی طور پر بینکاری نظام سے لیے گئے مہنگے قلیل مدتی قرضے سے کی جا رہی ہے جس سے نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی گنجائش سکڑ رہی ہے۔ (4) بڑھتی ہوئی سودی ادائیگیوں نے ترقیاتی اخراجات کو گھٹا دیا ہے جس سے ملک کی نمو کے امکانات مدھم پڑ گئے ہیں اور قرض کی ادائیگی کی استعداد کم ہوئی ہے۔

اس جائزے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کو2000ء کے عشرے کے اوائل میں بھی اسی طرح کے مسئلے کا سامنا ہوا تھا جس کے نتیجے میں دسمبر2001ء میں پیرس کلب کے قرضے کی جامع تشکیل نو کرائی گئی۔اب مسئلہ پاکستان کا ملکی قرضہ ہے جو مالیاتی کھاتوں پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے۔اگرچہ زراعانت کم کرنے اور مالیاتی محاصل میں اضافے کے لیے ابتدائی اقدامات کیے گئے ہیں[31] تاہم یہ واضح رہنا چاہیے کہ 2001ء کے اواخر میں بیرونی قرضے کی تشکیل نو میں کچھ قرض معاف کیا گیا تھا اور پاکستان کے بیرونی قرضے کی خالص موجودہ قدر میں کمی کی گئی تھی۔اگر نتائج کی ضمانت دینے والی بھرپور مالیاتی اصلاحات شروع نہ کی گئیں تو ملک کے ملکی قرضے کے تحرکات تبدیل نہیں ہوں گے (یعنی قرضہ مرکب شرح سے بڑھتا چلا جائے گا) تاوقتیکہ انتظامی اقدامات نہ کیے جائیں۔اس سلسلے میں آئی ایم ایف پروگرام سے ملکی قرضے کا اسٹاک کم کرنے میں مدد ملنی چاہیے لیکن مسئلے کا اصل حل پائیدار معاشی نمو ہے۔

31 تفصیلات کے لیے دیکھئے باب3 اور باب5۔